السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام نماز جو چار رکعت پر مشتمل ہو جیسے عشاء کی نماز کتنی دیر پر مشتمل ہوتی تھی کیونکہ ہمارے یہاں ایک مسئلہ یہ درپیش آیا ہے کہ کچھ لوگوں نے ہماری مسجد کے امام صاحب سے شدید اختلاف کیا ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی نماز پڑھانے سے منع کیا اور آپ لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی صورت میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ چار رکعات کی نماز امام صاحب نے پندرہ منٹ سے کبھی اوپر پڑھائی ہو۔ پندرہ منٹ کے اندر اندر نماز تمام ہو جاتی ہے لیکن اس پر بھی اعتراض ہے۔؟ براہ کرم اس حدیث کی وضاحت فرما دیں جس میں لمبی نماز پڑھانے سے منع کیا گیا ہو اس حدیث میں جو مذکور ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے لمبی نماز پڑھائی تو وہ کتنی لمبی نماز تھی۔؟ دوسرا یہ کہ قراءت کا دورانیہ رکوع، اور سجود کی تسبیحات کی تعداد سنت سے قریب ترین کیا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز اگرچہ طویل وقصیر دونوں طرح پڑھنا ہی جائز ہے، مگر یہ لوگوں کی قوت برداشت پر منحصر ہے نہ کہ امام کی خواہش پر کہ وہ طویل وقصیر میں سے جس سنت کا چاہیے انتخاب کر لے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز عموماً طویل پڑھا کرتے تھے، مگر فرض نماز نسبۃً مختصر ہوتی تھی۔ آپ نے فرض نماز میں مقتدیوں کا خیال رکھنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا صلی أحدکم للناس فلیخفف فإن فیہم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی أحدکم لنفسہ فلیطول ماشاء" (صحیح بخاری: ۷۰۳)

اگر تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے مختصر کرے کیونکہ ان میں کوئی بیمار، ناتوان اور بوڑھے بھی ہیں اور جب اکیلا اپنے لئے نماز ادا کرے تو جتنا چاہے اسے لمبا کرے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جنہوں نے عشاء کی نماز میں سورہ بقرہ پڑھی تھی، فرمایا تھا کہ

''کیا تم لوگوں کو فتنے میں ڈالنا چاہتے ہو، تم سورۃ اللیل، سورۃ الشمس وغیرہ پڑھا کرو۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیوں کا اتنا زیادہ خیال رکھتے تھے کہ بسا اوقات لمبی نماز کا ارادہ کرتے مگر کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتے تھے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إنی لأقوم فی الصلاۃ أرید أن أطول فیھا فاسمع بکاء الصبی" (متفق علیہ)

میں جب نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو میں اسے لمبا کرنا چاہتا ہوں۔ پھر بچے کا رونا سنتا ہوں تو میں اس کی ماں پر مشقت کو ناپسند کرتے ہوئے اپنی نماز کو مختصر کر دیتا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے نماز کو طویل کرنے کا معاملہ لوگوں کی برداشت پر منحصر ہے، امام کی مرضی پر نہیں کہ وہ جس سنت کا چاہیے انتخاب کرے جس میں طویل نماز اور مختصر نماز کے، ہر ایک کیلئے مناسب اور مختلف پیمانے ہیں۔

چار رکعت نماز اگر جہری ہو تو پندرہ منٹ ایک مناسب ٹائم ہے، زیادہ طویل نہیں ہے، لیکن سری نماز جیسے ظہر وعصر تو ان کے لئے مناسب ٹائم تقریباً دس منٹ ہونا چاہئیے۔

رکوع وسجود کی تسبیحات کی کم از کم تعداد تین ہے، اس سے کم نہیں ہونی چاہئے، البتہ زیادہ جتنی مرضی آپ پڑھ لیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاۃ جلد 1]